بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جو خدا تعالیٰ میں ہو کر مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے

جو کوشش کرتے ہیں اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں اسے پانے کی کوشش کریں وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں، ایمان میں بھی بڑھتے ہیں، مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6/ اکتوبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں وقتاً فوقتاً لوگوں کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں۔ خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت جو ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبائعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا جو خدا تعالیٰ میں ہو کر مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔ پس جو کوشش کرتے ہیں اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں اسے پانے کی کوشش کریں وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں، ایمان میں بھی بڑھتے ہیں، مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کی بعض نیکیوں کی وجہ سے فضل فرماتا ہے اور ان کو راستہ دکھاتا ہے۔ پس جو واقعات ہم بیان کرتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے ہی ایمان افروز واقعات ہیں جو اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ہمیں صحیح راستہ ملے جن پر خاص اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے، ان کی کسی نیکی کی وجہ سے۔

حضور انور نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: فرانس کی ایک خاتون آسیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ ایک دن انٹرنیٹ پر حسب معمول کچھ نئے چینلز کی تلاش میں تھی کہ مجھے حوار المباشر کا لنک مل گیا جہاں وفات مسیح کا مضمون چل رہا تھا اور میں ہر قسم کے شک و شبہ سے خالی اور یقین سے بھرے مہذب انداز اور قوی اور ناقابل تردید دلائل سن کر حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں اس سے چند روز قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک تاریک کنوئیں میں گرنے والی ہوں اور میں نے کنوئیں کی منڈیر کو دونوں ہاتھوں سے زور سے تھاما ہوا ہے اور ٹانگیں نیچے لٹک رہی ہیں۔ اچانک میں نے اوپر دیکھا تو مجھے تین چار سفید پرندے نظر آئے جن کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ وہ پرندے مجھے بچانے کی کوشش میں تھے۔ کہتی ہیں شروع میں تو مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن بعد میں علم ہوا کہ یہ تو حوار کے پینل کے ممبر ہیں جو پرندوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔ میں نے جماعتی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کا فیصلہ کیا جن میں مجھے کوئی خلاف اسلام بات نظر نہیں آئی بلکہ اس کے برعکس میں نے آپ کی ذات اقدس میں اسلام مسلمانوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری قوت کے ساتھ

دفاع کرنے والا بطلِ جلیل نظر آیا جو ان کتب سے دشمنانِ اسلام پر اسلام کا رعب قائم فرماتا ہے۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا اور بیعت کر لی۔

ایک خاتون ہیں ترکی میں میرا صاحبہ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بیعت کی تفصیل عرض کرنا چاہتی ہوں۔ 2010ء میں جماعت سے تعارف ہوا۔ شمولیت کی توفیق ملی۔ میں نے دیکھا کہ میرے میاں ایم. ٹی. اے العربیہ بڑے شوق سے دیکھتے تھے چنانچہ میں بھی دیکھنے لگی اور بسا اوقات ان کی غیر موجودگی میں بھی ایم. ٹی. اے دیکھتی رہتی تھی۔ پھر میں نے دجال کے بارے میں جماعت کی تیار کردہ فلم دیکھی اور تفسیر بڑی منطقی اور معقول معلوم ہوئی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر مزید ایم. ٹی. اے دیکھنے لگی اور حوار کے پروگرام دیکھے اور تہجد باقاعدگی سے پڑھنے لگی۔ اس کے بعد ایک دفعہ عبد القادر عودے صاحب نے دورہ کیا تو میں نے بیعت کر لی۔ پھر میری بہو اور بیٹیوں نے بھی بیعت کر لی۔ ہم جماعتی موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے اور کہتے کہ یہ حقیقی اسلام ہے۔ کہتی ہیں کہ جس دن میں نے بیعت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ سورۃ کہف کی آیات پڑھ رہی ہوں اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں دجال کے شر سے بچائے گا اور میں امام مہدی کے اعوان و انصار میں سے بنوں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایمان بخشا۔ اللہ کرے کہ میں اس ذمہ داری کو ادا کرنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہوتے ہیں کہ کس طرح قائم کرتا ہے اللہ تعالیٰ جماعتیں۔ عبد القدوس صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ معلم زکریا ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے وہاں ایک دوست نے کہا کہ اس وقت لوگ کام کاج کے لئے گاؤں سے باہر ہیں آپ جمعہ کے دن آئیں تو لوگ یہاں موجود ہوں گے چنانچہ جب معلم صاحب جمعہ کے دن دوبارہ گئے تو معلم صاحب نے مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو نوافل ادا کئے اور امام صاحب اور اس گاؤں کی کمیٹی کی اجازت سے تبلیغ شروع کی۔ معلم نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور امام مہدی کی آمد کے متعلق تقریر کی اور لوگ تقریر کے دوران اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ جب تبلیغ ختم ہوئی تو ان کی مسجد کمیٹی کے صدر صاحب کہنے لگے کہ میں مسلمان پیدا ہوا ہوں مگر آج تک میں نے سورۃ فاتحہ کی اس طرح تفسیر نہیں سنی اگر جماعت احمدیہ کی یہی تعلیم ہے تو پھر میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں ہم اس جماعت کو قبول کرتے ہیں چنانچہ امام سمیت اس گاؤں کی مسلم تنظیم کے تمام افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کر لیا اور اس طرح ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں ہی ایک اور واقعہ ہے جو اروشا ریجن کا ہے۔ مربی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ سامے ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کسوانی میں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ یہاں بار بار دورے کرنے کی توفیق ملی کثرت سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے اس طرح جماعتی اخبارات اور کتب بھی اس گاؤں میں تقسیم کی گئیں جس کے نتیجہ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بیعتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں بلکہ باقاعدہ جماعت کا قیام ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد کے لئے پلاٹ خریدا جا رہا ہے اور مقامی افراد جماعت مسجد کی تعمیر کے لئے خود اینٹیں تیار کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے مخالفین، جماعت کے خلاف انتشار پھیلانے اور بیہودگی کرنے لگ گئے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے انتظامیہ سے اجازت لے کر گاؤں میں مناظرے کا انتظام کیا۔ تمام گاؤں میں اعلان کروایا اور سنی مولوی صاحبان کو دعوت دی کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں تو آئیں اور سب کے سامنے بات کر لیں چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق مناظرہ منعقد ہوا اور بہت سے غیر احمدی لوگ اس میں شامل ہوئے لیکن سنی مولویوں میں سے کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔ چنانچہ گاؤں کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ مولویوں کے پاس انتشار پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں نابیر میں تبلیغ کی گئی وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں بیعتیں حاصل ہوئیں وہاں ایک کچی مسجد میں ایک معلم صاحب کو تعینات کیا گیا۔ باقاعدہ نماز جمعہ کا آغاز کیا گیا لیکن غیر احمدی مولوی نے فتنہ پردازی شروع کر دی اور عین نماز جمعہ کے وقت مسجد میں آ کر لوگوں کو بھڑکایا تا احمدیت سے دور کرنے کی کوشش کرے لیکن جماعت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا آخر مولوی

سے کچھ نہ بن پایا تو اس نے جماعت احمدیہ کی مسجد کے سامنے اپنی ایک مسجد بنائی اور اعلان کیا کہ احمدیہ مسجد اب صرف صفیں رکھنے والا سٹور بن جائے گا اور وہاں کوئی نمازی نہیں آئے گا لیکن ہوا اس کے الٹ۔ اس کے گھر کے رشتہ دار ہی وہاں مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور ہماری مسجد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازیوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور یہ لکھتے ہیں کہ نماز جمعہ پر چھوٹی سی جگہ پر حاضری دو سو سے اڑھائی سو تک ہوتی ہے۔

حضور انور نے ایک اور ایمان افروز واقع بیان کرتے ہوئے فرمایا: دعائیں قبول کرنے کے نظارے اللہ تعالیٰ کس طرح دکھاتا ہے۔ انصر صاحب مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں انصر صاحب کہ ایک گاؤں آسیو میں دو سو بیعتیں ہوئی تھیں اب اس گاؤں میں ہر جمعہ اور منگل کو تربیتی کلاس ہوتی ہے وہاں کے صدر صاحب کی بیٹی جو کسی دوسرے گاؤں میں رہتی تھی سخت بیمار ہوگئی اور بیماری کی وجہ سے جسم بالکل بے جان ہوگیا۔ لڑکی نے بولنا اور حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔ اس لڑکی کو ہسپتال بھی لے کر گئے تھے لیکن کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا پھر مایوس ہو کر اس کو گھر واپس لے آئے ایک مولوی کو بلایا جس نے لڑکی پر دم کیا اس کے بدلے اس نے چالیس ہزار فرانک اور ایک بکرا لیا لیکن لڑکی کو آرام نہ آیا پھر ایک اور مولوی کو بلایا اس نے بھی اتنی بڑی رقم لی لیکن کوئی فرق نہیں پڑا کہتے ہیں مولویوں سے ہم مایوس ہو گئے تھے۔ ہم نے سوچا کہ اس نے مرجانا ہے پھر لڑکی کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آئے چنانچہ جب لڑکی کو یہاں لے کر آئے تو لڑکی کے والد نے جماعت کو دعا کیلئے تحریک کی مجھے بھی خط لکھا کہتے ہیں کہ ایک دن کے بعد ہی اس لڑکی نے حرکت شروع کر دی اور اگلے روز شام تک بیماری مکمل طور پر اس کے جسم سے نکل گئی اور یہ کوئی شخص گمان نہیں کرتا تھا کہ زندہ بچے گی مگر اب اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ لڑکی کبھی بیمار بھی ہوئی تھی۔ تو یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔

ہندوستان وہاں کے نائب ناظر دعوت الی اللہ اس وقت لکھتے ہیں کہ لکھیم پور شہر میں ایک دوست عبدالستار صاحب کے ساتھ رابطہ بحال ہوا جب ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ کرن پور گاؤں کے رہنے والے تھے ہماری پچاس وگے زمین تھی اچھا کاروبار تھا ہم لوگ بارہ سال قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت کے بعد ہماری اس قدر مخالفت ہوئی کہ مخالفین نے ہمارے گھر پر پتھراؤ کیا اور ہمارے گھروں سے نکال دیا ہمیں۔ میرے بیٹے کو مار مار کر زخمی کر دیا میری اہلیہ کا ہاتھ توڑ دیا۔ اس قدر مخالفت ہوئی کہ ہمیں مکان اور زمین اونے پونے فروخت کر کے وہاں سے نکلنا پڑا۔ سارا کاروبار تباہ ہو گیا ہم وہاں سے لکھیم پور شہر میں آئے ایک چھوٹے سے مکان میں منتقل ہو گئے لیکن مخالفین نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا وہ یہاں بھی پہنچ گئے اور شہر کے مسلمانوں کو متنفر کر دیا۔ پورے شہر میں کوئی ایک مسلمان بھی ہم سے بات نہ کرتا تھا۔ آتے جاتے ہمیں تنگ کیا جاتا اس دوران ہمارا جماعت سے رابطہ بھی منقطع ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دکھایا کہ ہماری مخالفت میں پیش پیش رہنے والے بڑے مخالفین جو ایک بس میں سوار ہو کر کسی شادی پر جا رہے تھے کہ ان کی بس ریلوے پھاٹک پر پھنس گئی اور ٹرین سے ٹکرا گئی جس میں نتیجہ میں اٹھائیس لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور بچنے والے بھی پوری طرح زخمی ہو گئے۔ لاشوں کا اس قدر برا حال تھا کہ پہچانی ہی نہیں جاتی تھیں دور دور تک جسم کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔ مخالفین میں سے ایک ایک گھر سے نو نو لاشیں نکلیں۔ جب ہمیں اس واقعہ کا پتا چلا تو ہم زخمیوں سے ملنے ہسپتال گئے اس وقت مخالفین کے رشتہ دار شرم کے مارے ہم سے منہ چھپانے لگے۔ اس حادثے کے بعد لکھیم پور شہر کی بڑی مسجد کے ایک مولوی نے ان مخالفین کو جو بچ گئے تھے اور کہتے ہیں عبدالستار صاحب کی فیملی کو مسجد میں بلایا۔ مولوی صاحب نے مخالفین سے کہا کہ آپ لوگ ان احمدیوں سے معافی مانگیں اور ان کی مخالفت چھوڑ دیں آپ لوگوں نے جوان سے قطع تعلق کیا ہوا ہے وہ بھی ختم کریں۔ چنانچہ اس حادثے کے بعد مخالفت بالکل ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا جماعت سے رابطہ ٹوٹا ہوا تھا مگر دل سے احمدی ہی تھے چنانچہ اس رابطے کی بحالی پر بڑے خوش ہوئے اور تجدید بیعت کی ان سب نے۔ تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی جو ایک دفعہ احمدی ہوتے ہیں اور حقیقت میں سمجھ کے احمدی ہوتے ہیں ان کے پھر ایمانوں میں مضبوطی بھی عطا فرماتا ہے۔

نومبائعین پر ظلم اور پھر بھی ایمان پر قائم رہنے کی مثال ایک تو پہلے میں نے بیان کی انڈیا کی۔ اسی طرح ایک اور مثال ہے۔ یو۔ پی کے ایک

گاؤں کی کہ وہاں سارے گاؤں نے بیعت کی تھی لیکن بعد میں شدید مخالفت کی وجہ سے پورا گاؤں پیچھے ہٹ گیا تھا لیکن ایک دوست محمد حنیف صاحب احمدیت پر قائم رہے مخالفین نے ان کی بہت مخالفت کی مگر انہوں نے اپنے ایمان کو بچائے رکھا۔اسی مخالفت کے دوران حنیف صاحب کا بیٹا وفات پا گیا مخالفین نے ان کے بیٹے کو قبرستان میں دفنائے جانے اور جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا اور اس سے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو تبھی ہم تمہارے بیٹے کا جنازہ پڑھیں گے اور قبرستان میں دفنانے کی اجازت دیں گے لیکن حنیف صاحب مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جنازہ پڑھ کر اپنے بیٹے کو اپنے ہی مکان میں دفن کر دیا چنانچہ جب ان کا جماعت سے رابطہ بحال ہوا تو مل کر آبدیدہ ہو گئے اور مع فیملی تجدید بیعت کی۔جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے مرکز سے رابطہ کیوں نہیں کیا تو کہنے لگے کہ لوگوں نے ہمیں بتایا تھا کہ قادیانیوں کا مرکز تو لکھنؤ میں جو تھا وہ تو اجڑ گیا ہے ان کا مدرسہ بھی بند ہو گیا ہے کوئی نہیں رہا اور قادیان کا رابطہ ہمارے پاس تھا نہیں لیکن اس کے باوجود جو ایمان میں مضبوطی تھی وہ قائم رہے ان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی تھی ہدایت پہ قائم رکھا جو کسی مقصد کے لئے احمدی ہوئے تھے بیعتیں کی تھیں وہ سارے پھر گئے اور جماعت چھوڑ دی۔

بیعت کے بعد غیر معمولی تبدیلی بھی لوگوں میں ہوتی ہے۔ازبکستان کے ایک نومبائع دوست ظہیر واحد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر جاننے کے بعد میرا تو نماز پڑھنے کا طریق ہی تبدیل ہو گیا ہے اب مجھے نماز میں وہ کچھ ملتا ہے جو پہلے کبھی نہیں ملتا تھا۔خاص طور پر مجھے اس حدیث کی تشریح نے بہت فائدہ دیا ہے جو پہلے مجھے سمجھ نہیں آتی تھی، جس میں احسان کا مطلب بتایا گیا ہے۔

بولیویا کے مبلغ غالب صاحب لکھتے ہیں کہ ولیم شاہین جو یہوواہ وٹنس فرقے کے ایک پادری تھے ان کا تعلق لبنان سے ہے اور پیدائشی طور پر عیسائی تھے گذشتہ تین سال سے بولیویا میں مقیم تھے۔خاکسار نے عیسائیت کے اس فرقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان سے میٹنگ طے کی۔جب ہماری پہلی میٹنگ ہوئی تو انہوں نے اپنے فرقے کے بارے میں بتانے کی بجائے مجھ سے اسلام احمدیت کے بارے میں سوال پوچھنے شروع کر دیئے۔چنانچہ اس میٹنگ میں جماعت کے عقائد پیش کئے گئے خاص طور پر حضرت عیسیٰ کا تفصیل سے ذکر ہوا کہتے ہیں میں نے انہیں جمعہ میں شامل ہونے کی دعوت دی تو وہ جمعہ کے لئے باقاعدگی سے کے ساتھ آنا شروع ہو گئے اور ہر دفعہ جمعہ کے بعد ان سے تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ولیم صاحب کو فکر تھی کہ اگر وہ جماعت میں داخل ہوئے تو ان کے والدین اور چرچ والے بھی مخالفت کریں گے اور اس طرح انہیں نئی نوکری ڈھونڈنی پڑے گی لیکن دوسری طرف حق کی تلاش کو بھی اہمیت دیتے تھے۔موصوف عربی سمجھ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے جماعت کی ویب سائٹ سے عربی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔اس مطالعہ کے بعد کہنے لگے کہ وہ بہت دیر سے حق کی تلاش میں تھے اور اب انہیں حق مل گیا ہے چنانچہ مخالفت اور روزگاری کی پرواہ کئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روز جمعہ کے بعد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول احمدیت کے کئی ایک ایمان افروز واقعات بیان کئے اور آخر پر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ پیغام پہنچائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پہنچانے کے لئے ہمیں کہا ہے اس کو پہنچانے والے بن سکیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 6th - October - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB